



نیز زدنہیں بلکہ زبان ہو شمشد کی ہر دوڑت

بے، کچھ بہت اور بخشنے سے یہیں خوب

غور کر لیا جائے ہے کو اس ملزکام سے

ہماس مقصد کو کتنا بخشنے پسے گا، اور

کتنا نقصان۔ فتح نقصان کا تاساب

کیا ہو گا۔ کام کرنے کے لئے جس طرح

ذار العالم ندوہ اعلما، محفوظہ میک جزوی ۱۹۸۹ء کو مکرزا اسلامی پرست لا بورڈ فلم

علم اور دانشروں سے انہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ قرآن حکیم حیات انسانی کا دستور، مشعر ہے قرآن

کا بارہ است مطالعہ کرنا چاہیے، اگر قرآن کی کثرت سے تلاوت کا عمل

رہے تو قرآن کے محدث و مطابیع کھٹے جائیں گے، انہوں نے کہا کہ قرآن کی عربی متن کے ساتھ کا دو

کی جانی چاہیے، ہر دو ترمیم میں حضرت شاہ عبدالقدار، حضرت

شاہ رفیع الدین، مولانا فتح محمد جان ذہبی، مولانا عبد الملا جلد دیباوی اور مولانا اشرف علی تھاونی کے

تیار ہوئے کاششہ کا شروع ہے، مولانا عبید الرحمن کا حاشیہ میں مفہوم ہے، مولانا

نے اس بات پر زور دیا کہ قرآن کی بڑہ راست عربی متن کے ساتھ تلاوت کی بانی چاہیے، اس سوت

میں خدا اربینہ کے درمیان کوئی چیز حاصل نہیں ہوئی، البتہ قرآن کو بخشنے کے لیے حدیث دست

لارام و ملودم ہے، مولانا اس سلسلہ میں اپنی کتاب مطالعہ قرآن کے اصول و مبادی ”کی طرف تجوہ

مبنی دل کا قریب کر جس میں قرآن سے متعلق آداب اور رہنمای مولود ہیں، ان کا عربی ترجمہ سے جو ہے

کاشکارہ ہو جائیں بلکہ:

والذی جاہد و افینا النہیں

مسیلہ تاہ (سورہ روم)

”ادجن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش

کی ہم ان کو مدد اپنے راستہ کھائیں“

کا مصدقہ قریب اپنے۔

ہمارے بیض اخبارات درسال قوم

کو اس طرح مناطق کرنے میں ہیں جیسے دھوکہ

تو پہاڑ کی چوٹی پر رکھتے ہیں جیسے قم

بشقول اپنے قامین دواعیوں کے پست

وہی جان تھوڑی ہم سے عاری اور قوت

ان سے مناڑھ کر دے گرد۔“

عمل سے ہی دست و فانی نظر آرہی ہے یہ

مزدھن کے بچھا تھا، لہذا اسی فریضہ دوسرے

صاحبیکے پاس پہنچنے اور اپنے نشانہ کیا ہے

کیا ہر دوست پیش کرنا ہے نیز میں اپنے اچھے

اسیں پہنچنے کے لیے جو اپنے دل میں دھوکہ

کے میلان میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور دلہی اور بیانی میں

کے ماحول میں رہو دے اور









# سلام خرس غمکین کے چاننا ہوں وادی کو

افتاء بالمل (تفصیل دم)



بام و پس ان لفڑ آئے جہاں یہ گھٹے اُت  
کے متواطے چام پے جام لٹھا رہا ہے  
تھے ان فیاضاں نہ دو کے باس میں  
حضرت جان گزربان میں یہ کہنا بالکل  
بجا ہو گا۔

یہ سقون مرورد البر صر علیہم  
بردی یتصفح بالحقیق السلس  
ندہ میں آیا اور سوم عمر بیہن اُف

ہو جاتے ہیں، مجھے جس پیرزی میں سب سے  
زیادہ محنت کرنی پڑی وہ انگریزی تھی،  
اُنچیں اچھے نہیں تھے پس ہو جانکی  
ایدی کے ساتھ ہی انگریزی کا غافل طاری  
رہتا تھا، شستم میں تماں پر یہ بھل پڑے  
مگر پیر بھی اپنے کو زندگی تسلیم کرنے کے  
تیار تھے، کیونکہ انگریزی کا پرچم ہاتھی  
تھا، جب وہ بھی بخوبی خوبی لگری تو قاتم  
شانہ پر، عرضت اور قدح علیہ تھے

اور ہر یک دوسرے کو میں ہر دو فر سے  
مدد کھانا، یہ محسوس ہوا بھی کہ دتا

نقیلیں مل گئی، نقیلیں کا دوڑا یا، نظریں  
اول میں حضرت شیخ الحدیث مولانا شاہ عین

زندگی علیہ الرحمہ سے بھر پورا استفادہ کا کامن  
ملا، اور ابو داد و شریف میں عظیم اشان

کتاب پڑھنے کا شرف حاصل ہوا نقیل  
دوم میں مہتمہ کرتے حدیث بخاری شریف

حمد و قوت حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ  
سے اور حجۃ الشابانۃ کا سفت اسرائیل شریف

مولانا ابو الفضل خان نہدی علیہ الرحمہ  
سے پڑھنے کا موقع ملا۔ سہنوز یہ سلسلہ علی

تھا کہ نقیلیں دو میں حادث کے وہ  
پہاڑوٹ پڑے کہ قدماں کی پناہ سے

حبت علی مصائب لوانہا  
حبت علی الاشیاء و صورتیں یا ایسا

اسی سال لڑائے بری جانا ہوا اور  
حضرت مولانا سے جو ساق بلاد اسطہ

پڑھنے کی امنگ تھی، وہ خوب نوب پوری  
ہوئی، اور اسی طرح حضرت مولانا کی فوہ نہ

تازہ پستہ میں میکلیں میکلیں فکری رخ کو  
معین کرنے میں بڑی مدد معاون تھا

ہوئی۔

اختصاصی الفہم کے گھنٹوں میں  
خان صاحب علیہ الرحمہ کے گھنٹے دن منیں  
کے بگ پلے تھے، اور نکدن کے نئے

گھنٹے سامنے آرہے تھے، درجہ نہیں تھے  
یہ جو شہر علی سنجیدگی کی شکل اختیار

جن کی پڑیاں اور ہنمانی نے یہیں فکر  
و عمل کو سنبھالا، وہ جن کے عظیم اشان

اصحابات سے یہی گورنمنٹ ہمیشہ جگہ بدار  
بیسے گی، ہم ان کے تہذیب دے شکر لزار

مفاکے ساتھ ترددی کی سندی بھوش اور  
بیشادی کی نکتہ سنجیں کی تو پیش و تشریع

میں لمحے رہے کہ یا پاک اسکان سالانہ کا  
اعلان ہوتا ہے، اور درجہ ششم کے تمام

فلیپر ایک گہری فکریں ڈوب باتیں میں  
یہ وہ منزل ہے جہاں سے مستقبل کا میں

(تبقیہ ص ۱۲۴ پر)

س آئیں بھی نہ محسوس ہوئی ختم فونک  
یہ غرداں کستے بی پاؤں پلے بے  
جانشیں بنی دلیمان حضرت

مولانا دامت برکاتہم حضرت ہمت صاحب  
مظلہ العالی، گرامی قادر سازہ مکالم،  
میکھناؤ، سمسرو اور الوداع بکتبے  
دل ساقیو!

آج احوال کی تدبیحیں غیریزی،  
درد و فارمینی سے، مگوں کارنگی پیریکا،  
لکھن کے چکے کا داد، سبزہ نورت

مرچیاں، زندہ بنسن برسم، لاڑکرانی  
انفراد، شتم اشکار، برگ گل، آنسوؤں  
سے ترب۔

اشکوں سے تربے پھول کی ہر ایک پنکھی  
ردیاں کوئی قماں کے دامن ہے اسکا  
دکاروں جو نو سال قبل نہیں

کی طرف ایک ایسے دن اور زرور اور  
بند خوسلوں سے ملا تھا غارا راجھا بیوی  
سے گر رتا، مشکلات کے پہاڑوں سے

ٹھکا، خطرناک محمد اک اور دیاں کو  
مکھندر پسخن کر کے تو پیش دی، اور اس پر  
مزید حسن کی تباہی میں عظیم اشان

مکھندر مولانا دارالعلوم میں عظیم اشان  
شکری ادا کیا جائے کہ بے اغور نے ہر ہر  
قدم پر علی درہ بنا کی اور میں نے جب بھی

شکوں سے تربے پھول کی ہر ایک پنکھی  
ردیاں کوئی قماں کے دامن ہے اسکا  
دکاروں جو نو سال قبل نہیں

کی طرف ایک ایسے دن اور زرور اور  
بند خوسلوں سے ملا تھا غارا راجھا بیوی  
کے درجہ میں اسہر تعالیٰ نے قلیم ماصل کرنے  
ان عظیم اشان کا شکریہ تھیں ادا کر مکن،  
ہم ہمیشہ نخن کریں گے۔

جب میں نے شروع میں رخت سفر  
باندھاتا، دفعہ مقصد کی جملک درود  
مکھندر پسخن اسی تھی اور کسی منجھے کا یہ  
مکھندر پسخن کر کے تو پیش دیا جائے جس پر  
مکھندر زبان پر تھا۔

مکھندر سے پوچھ لونگاہیں بار بار ہوں میں  
پر جھوٹا، آپ بلکہ موجودے کے کہیدا  
ساحل اور کی طفتہ ردا رہ ہوا تھا، آج

سماں کے قریب آپ کو نگرانہ نہیں ہوتا ہے،  
رنقاہ گرامی! وہ دلاغ میکھے اب تک

نادبے جب مکب سے نواب آن پاک  
کا نامہ نہ رہا تھا، میکے طفیل اس تاد  
قاری عبد الحفیظ ماحب زید بیٹے

فریما تھا:

”عزمِ : عالم بزرگ معلوم  
بھی ہے، عالم کون ہوتا ہے، قرآن

کے پوئے مانی یاد کریے پڑتے ہیں کیا  
یاد کر سکو گی؟“ یہ نے نبایت ہی پر اعتماد  
ہوئی میں جی بانہ کسکا تاریکہ مذکوب

جلد کو تھیسات سے بڑی ایک لکھن  
آئزہ میں تبدیل کر دیا، میکے اس مضموم

ناظم نوٹ، چک، دلائل، رعنی ائمہ مذکوب تھے فرمائیں۔ حمد تبریز مکہ براہمی صورتی تھے۔ مکہ ایڈن اسکے مذکوب

ناظم نوٹ، چک، دلائل، رعنی ائمہ مذکوب تھے فرمائیں۔ حمد تبریز مکہ براہمی صورتی تھے۔ مکہ ایڈن اسکے مذکوب

# امل خیر حضرت اے